بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

دفتر مجلس انصار اللہ بھارت

Office Of The Majlis Ansarullah Bharat

Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب) Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in

جنگِ احد کے حالات و واقعات کا بیان نیز عالمی جنگ سے بچنے کے لیے دعا کی تحریک

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 26؍ جنوری 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یو کے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جنگ میں جو زخم پہنچے تھے اس کی تفصیل میں بعض روایات اس طرح ہیں۔ حضرت ابن عباسؓ کی روایت کے مطابق اس موقع پر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا غضب اُس شخص پر سخت ہو جاتا ہے جسے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کے راستے میں قتل کیا ہو اور اللہ تعالیٰ کا غضب اُس قوم پر سخت ہو جاتا ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کا چہرہ خون آلود کر دیا ہو۔

طبرانی کی روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ زخمی ہوئے تو فرمایا: اُس قوم پر اللہ کا غضب انتہائی سخت ہو جاتا ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کے چہرہ مبارک کو زخمی کیا۔ پھر تھوڑی دیر رُک کر فرمایا: اے اللہ! میری قوم کو بخش دے کیونکہ وہ نادان ہے۔ پس آپؐ کی رحمت جو اللہ تعالیٰ کے رنگ میں کامل طور پر رنگی ہوئی تھی اس حالت میں بھی غالب آئی جبکہ آپؐ زخمی تھے اور خون بہ رہا تھا۔ اور آپؐ نے پھر یہ دعا کی کہ اے اللہ! یہ ظلم جو کر رہے ہیں یہ لاعلمی اور بے وقوفی کی وجہ سے کر رہے ہیں۔ ان کو بخش دے۔ ان پر ان کی غلطیوں کی وجہ سے عذاب نازل نہ کرنا۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ۔ کیا شفقت اور رحمت کا مظاہرہ ہے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ گویا میں نبی ﷺ کو اب بھی دیکھ رہا ہوں کہ نبیوں میں سے ایک نبی کا حال آپ سنا رہے ہیں جس کو اس کی قوم نے مار مار کر لہولہان کر دیا تھا۔ وہ اپنے چہرے سے خون پونچھ رہے تھے اور کہتے جاتے تھے کہ اے اللہ میری قوم کو بخش دے کیونکہ وہ نہیں جانتے۔

اس بارے میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے بھی سیرت خاتم النبیینؐ میں تفصیل لکھی ہے کہ درّہ میں پہنچ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کی مدد سے اپنے زخم دھوئے اور جو دو کڑیاں آپؐ کے رخسار میں چبھ کر رہ گئی تھیں وہ ابوعبیدہ بن الجراحؓ نے بڑی مشکل سے اپنے دانتوں کے ساتھ کھینچ کھینچ کر باہر نکالیں حتیٰ کہ اس کوشش میں ان کے دو دانت بھی ٹوٹ گئے۔ اُس وقت آپؐ کے زخموں سے بہت خون بہ رہا تھا اور آپؐ اس خون کو دیکھ کر حسرت کے ساتھ فرماتے تھے۔ كَيْفَ يَفْلَحُ قَوْمٌ خَضَبُوْا وَجْهَ نَبِيِّهِمْ بِالدَّمِ وَهُوَ يَدْعُوْهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ۔ کس طرح نجات پائے گی وہ قوم جس نے اپنے نبی کے منہ کو اُس کے خون سے رنگ دیا اس جرم میں کہ وہ انہیں خدا کی طرف بلاتا ہے۔ اس کے بعد آپؐ تھوڑی دیر کے لیے خاموش ہو گئے اور پھر فرمایا: اَللّٰهُمَّ ا غْفِرْ لِقَوْمِیْ فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ۔ یعنی اے میرے اللہ! تُو میری قوم کو معاف کر دے۔ کیونکہ ان سے یہ قصور جہالت اور لاعلمی میں ہوا ہے۔ روایت آتی ہے کہ اسی موقع پر یہ قرآنی آیت نازل ہوئی کہ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ یعنی عذاب وعفو کا معاملہ اللہ کے ہاتھ میں ہے اس سے تمہیں کوئی سروکار نہیں خدا جسے چاہے گا معاف کرے گا اور جسے چاہے گا عذاب دے گا۔

فاطمۃ الزہراؓ جو آنحضرتؐ کے متعلق دہشت ناک خبریں سُن کر مدینہ سے نکل آئی تھیں وہ بھی تھوڑی دیر کے بعد اُحد میں پہنچ گئیں اور آتے ہی آپؐ کے زخموں کو دھونا شروع کر دیا مگر خون کسی طرح بند ہونے میں ہی نہیں آتا تھا۔ آخر حضرت فاطمہؓ نے چٹائی کا ایک ٹکڑا جلا کر اُس کی خاک آپؐ کے زخم پر باندھی تب جا کر کہیں خون تھما۔ دوسری خواتین نے بھی اس موقع پر زخمی صحابیوں کی خدمت کر کے ثواب حاصل کیا۔

حضرت مصلح موعودؓ اس واقعہ کو اس طرح بیان فرماتے ہیں کہ غزوۂ احد کے موقعہ پر ایک پتھر آپؐ کے خَود پر آلگا اور اس کے کیل آپ کے سر میں گھس گئے۔ آپؐ بے ہوش ہو کر ان صحابہؓ کی لاشوں پر جا پڑے جو آپ کے ارد گرد لڑتے ہوئے شہید ہو چکے تھے اور اس کے بعد کچھ اور صحابہؓ کی لاشیں آپؐ کے جسم اطہر پر جا گریں اور لوگوں نے یہ سمجھا کہ آپؐ مارے جا چکے ہیں مگر جب آپؐ کو گڑھے سے نکالا گیا اور آپؐ کو ہوش آیا تو آپؐ نے یہ خیال ہی نہ کیا کہ دشمن نے مجھے زخمی کیا ہے۔ میرے دانت توڑ دیئے ہیں اور میرے عزیزوں اور رشتہ داروں اور دوستوں کو شہید کر دیا ہے بلکہ آپؐ نے ہوش میں آتے ہی دعا کی کہ ربِ اغفِر لِقومِی فانهم لا يعلمون۔ میرے رب یہ لوگ میرے مقام کو شناخت نہیں کر سکے اس لئے تو ان کو بخش دے اور ان کے گناہوں کو معاف فرما دے۔

جنگ اُحد میں فرشتوں کا حاضر ہو کر لڑائی کرنے کے بارے میں بھی ذکر ملتا ہے۔

حضرت سعد بن وقاصؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اُحد کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں اور بائیں دو آدمی دیکھے۔ اُن پر سفید لباس تھا۔ بڑی سخت لڑائی کر رہے تھے میں نے اُن دونوں کو نہ اس سے پہلے دیکھا تھا اور نہ اس کے بعد دیکھا یعنی جبرائیلؑ اور میکائیلؑ۔

علامہ بیہقی نے عُروہ سے روایت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُن سے صبر اور تقویٰ پر وعدہ کیا تھا کہ پانچ ہزار لگاتار فرشتوں کے ذریعے اُن کی مدد کریں گے اور اللہ تعالیٰ نے ایسا ہی کیا لیکن جب اُنہوں نے رسول اللہ ﷺ کے حکم کی نافرمانی کی اور صفوں کو چھوڑ دیا اور تیر اندازوں نے اپنی جگہوں کو چھوڑ کر دنیا کا ارادہ کیا تو اُن سے فرشتوں کی مدد اُٹھا لی اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ یقیناً اللہ نے تم سے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا جب تم اُس کے حکم سے اُن کی بیخ کنی کر رہے تھے۔ محمد بن ثابت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے احد کے دن فرمایا اے مصعبؓ تو آگے بڑھ تو عبد الرحمن بن عوفؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ مصعب تو شہید نہیں کر دیئے گئے۔ آپؐ نے فرمایا بالکل لیکن ایک فرشتہ ان کا قائمقام بنا ہے اور ان کا نام اس کو دے دیا گیا ہے۔ علامہ ابن عساکر نے سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ احد کے دن میں نے خود کو دیکھا کہ میں تیر چلاتا ہوں اور ان تیروں کو میرے پاس سفید کپڑوں والا خوبصورت شخص واپس لے آتا تھا۔ میں اس کو نہیں جانتا تھا حتی کہ اس کے بعد میں گمان کرتا تھا کہ وہ فرشتہ تھا۔

اپنے ایک خطبہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے بھی یہ واقعہ بیان کیا ہے کہ صحابہؓ بیان کرتے ہیں کہ جنگ بدر میں جب فرشتے دیکھے گئے اُن کے سَروں پر سیاہ پگڑیاں تھیں اور اُن کی ایک یونیفارم تھی۔ جب روایتیں اکٹھی ہوئی ہیں تو وہ تعجب میں پڑ گئے مگر جیسا کہ آنحضور ﷺ نے مُسَوِّمِيْنَ کی تفسیر فرمائی تھی بعینہٖ ایسا ہوا۔ اسی طرح جنگ اُحد میں جو فرشتے دکھائی دیے اُن کے سَروں پر بطور نشان سُرخ پگڑیاں تھیں۔ سُرخ رنگ میں کچھ غم کا پیغام بھی تھا کیونکہ جتنا دُکھ صحابہؓ کو جنگ اُحد میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زخموں کی وجہ سے پہنچا ویسا دُکھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری زندگی میں کبھی صحابہؓ کو نہیں پہنچا۔ ایک غم کے بعد دوسرے غم کی خبر اُن کو ملی اور وہ غموں سے نڈھال ہو گئے۔ پس اس غزوہ میں فرشتوں کی علامت کے لیے بھی ایک ایسا رنگ چُنا گیا جس میں غم اور خون اور دُکھ کا پہلو شامل تھا۔

صحابہؓ کی ثابت قدمی اور جاں نثاری کے واقعات بھی بہت ہیں کہ کس طرح اُنہوں نے آنحضرت ﷺ کی حفاظت میں اپنی جانیں قربان کیں۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ اس بارے میں لکھتے ہیں کہ اُس وقت نہایت خطرناک لڑائی ہو رہی تھی اور مسلمانوں کے واسطے ایک سخت ابتلا اور امتحان کا وقت تھا۔

آنحضرت ﷺ کی شہادت کی خبر سن کر بہت سے صحابہ ہمت ہار چکے تھے اور ہتھیار پھینک کر میدان سے ایک طرف ہو گئے تھے۔ انہی میں حضرت عمرؓ بھی تھے۔ چنانچہ یہ لوگ اسی طرح میدان جنگ کے ایک طرف بیٹھے تھے کہ اوپر سے ایک صحابی انس بن نضر انصاریؓ آ گئے اور ان کو دیکھ کر کہنے لگے۔ تم لوگ یہاں کیا کرتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ نے شہادت پائی۔ اب لڑنے سے کیا حاصل ہے؟ انسؓ نے کہا کہ یہی تو لڑنے کا وقت ہے تا جو موت رسول اللہ ﷺ نے پائی وہ ہمیں بھی نصیب ہو اور پھر آپؐ کے بعد زندگی کا بھی کیا لطف ہے؟ اور پھر اُن کے سامنے سعد بن معاذؓ آئے تو انہوں نے کہا کہ سعد! مجھے تو پہاڑی سے جنت کی خوشبو آ رہی ہے۔ یہ کہہ کر انسؓ دشمن کی صفوں میں گھس گئے اور لڑتے لڑتے شہید ہوئے۔ جنگ کے بعد دیکھا گیا تو اُن کے بدن پر اسّی سے زیادہ زخم تھے اور کوئی پہچان نہ سکتا تھا کہ یہ کس کی لاش ہے۔ آخر اُن کی بہن نے اُن کی انگلی دیکھ کر شناخت کیا۔

حضرت مصلح موعودؓ نے بھی ان کی شہادت کا ذکر فرمایا ہے۔ آپؓ فرماتے ہیں کہ جنگ اُحد میں جب خدا تعالیٰ نے پھر مسلمانوں کو غلبہ دیا اور رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ مالک بن انسؓ کو تلاش کرو تو اُن کی بہن نے ایک جگہ پر ایک لاش کے ٹکڑوں میں سے ایک انگلی کے ذریعے پہچان کر رسول کریم ﷺ کو خبر دی۔ یہ تھا صحابہؓ رسولؐ کا عشقِ رسولؐ۔ فرمایا: یہ ذکر چل رہا ہے ابھی انشاء اللہ آئندہ بھی ہو گا۔

حضور انور نے بعد ازاں فرمایا کہ دعاؤں میں آج کل یمن کے احمدیوں کے لیے بھی دعا کریں وہ آج کل کافی مشکلات میں گرفتار ہیں۔ اِسی طرح مسلم اُمّہ کے لیے دعا کریں اللہ تعالیٰ ان میں بھی وحدت اور اکائی پیدا کرے اور عقل اور سمجھ دے۔ دنیا کے عمومی حالات کے لیے بھی دعا کریں۔ بڑی تیزی سے جنگ کی طرف بڑھ رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔

حضور انور نے آخر میں دو مرحومین حافظ ڈاکٹر عبد الحمید گامانگا صاحب نائب امیر جماعت سیرالیون اور طاہرہ نذیر بیگم صاحبہ اہلیہ چودھری رشید الدین صاحب مربی سلسلہ کے اوصاف حمیدہ بیان فرمائے اور جنازے غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے ان کے بچوں کو بھی ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔